عقل مند شہزادہ
A contact loved ones.
ایک رابطہ اپنوں سے
Aik Rabta Apno Se.
پاکستانی پوائنٹ
www.PakistaniPoint.Com
ایم اے راحت

عقلمند شہزادہ

بہت دن پہلے کی بات ہے کہ ملک یمن میں ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ بادشاہ بہت ہی نیک دل اور انصاف پسند تھا۔ اس کی رعایا اس سے بہت محبت کرتی تھی اور ملک کے سب لوگ ہنسی خوشی رہتے تھے۔ بادشاہ اپنی رعایا کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا اور اس کے دل میں بڑی آرزو تھی کہ اُس کی موت کے بعد جو بھی ملک یمن پر حکومت کرے وہ اس کی طرح انصاف پسند اور رعایا سے محبت کرنے والا ہو۔

جوں جوں وہ بوڑھا ہوتا جا رہا تھا اسے یہ احساس شدید ہو رہا تھا کہ ابھی تک اس کے تینوں بیٹوں میں سے کوئی ایک بیٹا بھی ایسا نہیں ہے جو اس کی جگہ لے سکے۔ بادشاہ ہر وقت پریشان رہتا تھا پھر ایک دن اُس نے اپنے وزیر سے کہا۔

''تم دیکھ رہے ہو کہ میری صحت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے اور اب مجھ سے حکومت کے کام بھی نہیں سنبھالے جاتے۔ مجھے مشورہ دو میرے عقلمند وزیر کہ میں کیا کروں۔ اصل میں میرے لئے یہ فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہے کہ اپنے تینوں بیٹوں میں سے کسے بادشاہ بناؤں۔ وزیر نے ادب سے کہا۔

''بادشاہ سلامت! اللہ آپ کو لمبی زندگی دے آپ کے خیال میں آپ کا کون سا بیٹا سب سے زیادہ عقلمند ہے اور آپ کی جگہ سنبھال سکتا ہے۔''

''بس یہ ہی فیصلہ کرنا تو میرے لئے مشکل ہے، ویسے مجھے اپنا سب سے چھوٹا بیٹا زیادہ ذہین اور عقلمند لگتا ہے۔ تم لوگوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ باقی دونوں بھائی اپنے چھوٹے بھائی سے جلتے ہیں اور اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ بیوقوف ہے اور بادشاہت کے بالکل قابل نہیں ہے وہ اس سے حسد کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے خلاف باتیں کرتے رہتے ہیں۔''

''حضور! آپ کوشش کیجئے کہ ان تینوں میں سے سب سے عقلمند

شہزادے کا انتخاب کریں۔" وزیر نے بادشاہ کو کچھ اور مشورے بھی دیئے اور بادشاہ ان مشوروں پر عمل کرنے کیلیئے تیار ہو گیا۔ ایک دن اس نے اپنے تینوں بیٹوں کو پاس بلایا اور کہا۔

"میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری خواہش ہے کہ تم میں سے سب سے زیادہ عقلمند شہزادے کو بادشاہت سونپ کر اپنی زندگی کے باقی دن خدا کی عبادت میں گزار دوں۔"

"ابا جان! یہ آپ خوب بہتر جانتے ہیں۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں۔"

"میں نے اس کے لئے ایک انتظام کیا ہے۔" بادشاہ نے کہا۔ اور پھر اپنے ملازم خاص کو بلا کر کہا کہ جاؤ تین کبوتر کو لے آؤ۔ تین خوبصورت کبوتر بادشاہ کے پاس پہنچا دیئے گئے۔ پھر بادشاہ نے کہا۔

"میں ان کبوتروں کو باری باری فضاء میں چھوڑ دوں گا۔ پہلا کبوتر جس طرف جائے گا بڑا شہزادہ اس طرف جائے گا۔ دوسرا کبوتر جس طرف اڑے گا ادھر منجھلا شہزادہ جائے گا اور تیسرا کبوتر جس طرف کا رخ کرے گا چھوٹا شہزادہ اس طرف جائے گا۔"

پندرہ دن کے بعد تم لوگ ایک ایک کر کے واپس آ ؤ اور کوئی ایسی انوکھی چیز لے کر آ ؤ جو مجھے حیران کر دے۔ جو سب سے انوکھی چیز لے کر آئے گا۔ اسی کو سب سے عقلمند مانا جائے گا۔ اور اسے بادشاہ بنا دیا جائے گا۔ بولو جواب دو۔ کیا تم میں سے کسی کو اس بات پر اعتراض ہے؟"
تینوں شہزادوں نے بادشاہ کی بات ماننے میں اپنی رضا مندی ظاہر کر دی۔ چنانچہ بادشاہ نے باری باری تینوں کبوتر ہوا میں اُڑا دیئے۔ شہزادے گھوڑوں پر تیار تھے۔ پہلے کبوتر نے مشرق کی طرف رُخ کیا تو بڑا شہزادہ اپنے گھوڑے پر بیٹھ کر اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

دوسرا کبوتر مغرب کی طرف اڑا تو دوسرے نمبر کے شہزادے نے بھی اُسی طرف کا رخ کر لیا لیکن تیسرا کبوتر اڑا اور محل کے باغ میں جا کر بیٹھ گیا۔ چھوٹا شہزادہ بھی اس کے پیچھے جانے کو تیار تھا کہ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کبوتر باغ ہی میں جا کر بیٹھ گیا ہے تو شہزادے نے بھی اپنا گھوڑا اسی جگہ روک دیا۔ جہاں کبوتر ایک درخت پر بیٹھ گیا تھا۔ وہ سوچنے لگا۔ میں اب بھلا کیا کروں میرے پاس تو آگے جانے کیلئے کوئی جگہ ہی نہیں ہے اور یہاں رک کر میں کیا کروں گا اور کبوتر تو اس طرح

باغ میں جا کر رک گیا ہے کہ لگتا ہے کہ اب وہ وہاں سے اڑے گا ہی نہیں۔ تو کیا میں زمین کے اندر داخل ہو جاؤں۔

شہزادہ بہت پریشان تھا اور دل ہی دل میں خدا سے دعا مانگ رہا تھا کہ وہ اس کے لئے راہ نکالے۔ ابھی وہ یہ ہی باتیں سوچ رہا تھا کہ کبوتر اپنی جگہ سے اڑا اور اس کے کندھے پر جا کر بیٹھ گیا۔ شہزادے نے اسے حیرت سے دیکھا۔ اچانک ہی کبوتر کے منہ سے آواز نکلی۔

''اچھے شہزادے جب تمہارا چودھواں دن آدھی رات کے بعد گزر جائے تب ٹھیک اسی جگہ پر دوبارہ آجانا، جگہ کا خیال رکھنا۔'' شہزادہ حیرانی سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ یہ آواز کہاں سے آئی۔

''لیکن یہ آواز کبوتر کے منہ سے ہی آرہی تھی۔ یہ کہہ کر کبوتر اس کے کندھے سے اڑا اور پھر فضاؤں میں غائب ہو گیا۔

شہزادہ حیرانی سے کبوتر کے یہ الفاظ سُن رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ بہرحال وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور وہاں سے چل پڑا۔

اس نے اس جگہ کو پوری طرح ذہن میں رکھا تھا۔ باقی دونوں شہزادے آئے یا نہیں آئے وہ ایک الگ بات ہے۔ لیکن چھوٹا شہزادہ

وقت گزرنے کا انتظار کرنے لگا۔

بادشاہ نے اسے آزاد چھوڑ دیا تھا اور اس کے بعد اس کے بارے میں کوئی چھان بین نہیں کی گئی تھی۔

آہستہ آہستہ دن گزرتے رہے۔ شہزادہ چھپا رہا۔ پھر جب چودھویں دن کی آدھی رات گزری تو وہ باغ میں عین اسی جگہ آ کر کھڑا ہوگیا۔ جہاں کے بارے میں کبوتر نے اس سے کہا تھا۔ شہزادہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس جگہ کو جسے وہ اچھی طرح جانتا تھا، اچانک ہی ایک دروازہ نمودار ہوگیا ہے۔ یہ دروازہ زمین کے اندر کی طرف جا رہا تھا۔ شہزادے نے آؤ دیکھا نہ تاؤ خدا کا نام لیا اور اندر داخل ہوگیا۔

زمین کے نیچے نمودار ہونے والے دروازے میں ایک سیڑھی تھی جو بالکل گہرائیوں میں جا رہی تھی۔ شہزادہ یہ سیڑھی اترتا چلا گیا۔ سیڑھی کی آخری جگہ پر اسے پھر ایک دروازہ نظر آیا جو بند تھا۔ اس نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی تو دروازہ اچانک کھل گیا۔ شہزادہ حیران تو ہوا تھا لیکن وہ بہادری سے اندر داخل ہوگیا۔

اندر جا کر اس نے دیکھا کہ ایک خوبصورت اور چمکتے ہوئے تخت پر

ایک بہت ہی شاندار ملکہ ہیروں کا تاج پہنے بیٹھی ہے اور بہت سے نیل کنٹھ اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر شہزادہ بہت حیران ہوا تو ملکہ بولی۔

''شہزادے، حیران مت ہو۔ جس طرح زمین کے اوپر آپ کے ابّا...... یعنی بادشاہ سلامت کی حکومت ہے۔ اسی طرح زمین کے نیچے یہ میری بادشاہت ہے اور اس وقت تم میرے مہمان ہو۔ اس لئے گھبراؤ نہیں اور بتاؤ کہ تمہیں کیا چاہئے کیونکہ یہاں تمہاری خواہش پوری ہوگی۔ شہزادہ بولا۔

''ملکہ عالیہ! مجھے بہت خوبصورت اور شاندار ایسی چیز چاہئے جسے دیکھ کر میرے ابو حیران ہو جائیں اور جب میں ان کے سامنے جاؤں تو وہ مجھے سب سے عقلمند شہزدہ تسلیم کرلیں۔'' ملکہ نے گردن ہلائی اور نیل کنٹھوں کی طرف رخ کر کے بولی۔

''تم نے شہزادے کی بات سنی۔ جاؤ اور روئے زمین پر ایسی کوئی چیز تلاش کرو جو دنیا میں سب سے زیادہ حیران کر دینے والی چیز ہو۔'' یہ حکم سنتے ہی چار نیل کنٹھ اپنی جگہ سے اڑے اور جب تھوڑی دیر کے

بعد وہ واپس آئے تو اپنے ساتھ ایک ننھی سی خوبصورت سی مخمل کی ڈبیا لے کر آئے۔ مخمل کی اس ڈبیا کو اس نے اپنی ملکہ کے سامنے لا کر کھولا تو شہزادہ حیرت سے گنگ رہ گیا۔

چھوٹی سی یہ ڈببا اچانک ہی بڑی ہونا شروع ہوگئی تھی اور پھر اس کے اندر سے ننھی ننھی پریاں نکل کر فضاء میں گردش کرنے لگیں۔ یہ پریاں بالکل چڑیوں کے برابر تھیں۔ ان کے رنگ الگ الگ تھے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کے منہ سے موسیقی کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ وہ اتنے خوبصورت گانے گا رہی تھیں کہ وہاں پر موجود ملکہ بھی جھومنے لگی۔ شہزادے کی کیفیت ہی الگ تھی۔ کافی دیر تک یہ پریاں فضاء میں گردش کرتی اور گانے گاتی رہیں۔ اس کے بعد اس ڈبیا میں داخل ہوگئیں۔ جیسے ہی پریاں اندر پہنچیں اچانک ہی ڈبیا میں سے روشنیوں کا ایک طوفان سا اُمڈا اور فضاء میں اوپر اٹھنے لگا۔

پھر ایک انتہائی حسین درخت فضاء میں نمودار ہوگیا۔ درخت کی شاخیں پھیلتی چلی گئیں اور اس چھوٹی سی جگہ میں ایک بہت ہی عظیم الشان درخت نظر آنے لگا۔ وہ ساری پریاں اس درخت کی شاخوں پر

بیٹھی ہوئی تھیں اور مدھم مدھم موسیقی کی آواز فضاء میں بلند ہو رہی تھی۔ یہ منظر بھی ختم ہوا اور درخت چھوٹا ہونے لگا۔ پھر وہ دوبارہ اس ڈبیا میں سما گیا اور اس کے بعد ڈبیا کا ڈھکن آہستہ آہستہ بند ہونے لگا اور پھر وہ اتنی ہی چھوٹی ڈبیا بن گئی۔ شہزادہ تو منہ کھولے وہ تمام کارروائی دیکھ رہا تھا۔ ملکہ نے کہا۔

''کیا کہتے ہو شہزادے؟ کیا اس دنیا میں اس جیسی پیاری کوئی اور چیز ہوگی؟''

''ملکہ عالیہ! میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں؟''

''ہاں...... بولو۔''

''کیا یہ ڈبیا مجھے مل سکتی ہے؟''

''میں نے اسے تمہارے لئے ہی منگوایا ہے۔''

''کیا میں اسے لے کر جا سکتا ہوں؟''

''ہاں...... یہ میں تمہاری نذر کرتی ہوں۔'' شہزادہ ملکہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے باہر آ گیا اور پھر وہ باغ میں پہنچ گیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی دروازہ غائب ہو گیا تھا۔ صبح ہو رہی تھی۔ چنانچہ وہ یہ ڈبیہ اپنے لباس

میں چھپا کر بادشاہ کے سامنے پہنچ گیا۔

اس دن دربار میں تینوں شہزادے آچکے تھے۔ بادشاہ نے ایک شہزادے سے پوچھا کہ وہ کیا لایا ہے؟

تب شہزادے نے بادشاہ کے سامنے ایک خوبصورت ہار پیش کیا۔

''یہ دنیا کے سب سے قیمتی ہیروں میں سے ایک ہار ہے۔ بادشاہ سلامت میں آپ کے لئے بڑی مشکل سے لے کر آیا ہوں۔'' بادشاہ نے یہ ہار دیکھا۔ بہت اچھا تھا۔ لیکن ایسا بھی نہیں کہ اسے انتہائی حیرت ناک کیا جاسکے۔

پھر دوسرے شہزادے نے بھی ایک انتہائی خوبصورت چیز بادشاہ کے سامنے پیش کی۔ پھر تیسرے شہزادے کی باری آئی اور اس نے وہ کمال کی ڈبیہ نکال کر فضاء میں کھول دی۔ پورے درباری اس منظر کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا! جو خوبصورت ماحول پیدا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر سب نے خوشی کا اظہار کیا اور بادشاہ نے گردن خم کردی۔ پھر اس نے کہا۔

''اور یہ ثابت ہوگیا کہ چھوٹا شہزادہ ہی بادشاہ بنانے کے قابل

ہے۔" اچانک ہی دونوں شہزادے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"حضور! ہمیں ایک اور موقع دیا جائے۔"

"تم کیا کہتے ہو چھوٹے شہزادے؟" بادشاہ نے پوچھا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ابا جان۔" بادشاہ نے کہا۔

"اس بار پھر تم تینوں کبوتروں کے پیچھے مختلف سمتوں میں جاؤ گے لیکن اس بار تمہیں اپنے ساتھ ایک ایک انگوٹھی لانا ہوگی جو سب سے زیادہ خوبصورت انگوٹھی حاصل کرے گا وہی بادشاہ بنے گا۔"

بادشاہ نے یہ کہہ کر کبوتر ہوا میں اڑا دیئے اور شہزادے ان کبوتروں کے پیچھے چل پڑے۔ تیسرا کبوتر پھر پہلے کی طرح محل کے اس حصے میں جا بیٹھا جہاں چھوٹے شہزادے کو پہلے بھی ایک حسین چیز ملی تھی۔ کبوتر نے کہا۔

"اچھے شہزادے، جب چودھویں دن کی آدھی رات گزر جائے تو ٹھیک اسی جگہ آ جانا۔ چنانچہ شہزادہ انتظار کرتا رہا اور اس کے بعد وہ چودھویں دن کی آدھی رات کو وہاں پہنچ گیا۔ آج وہاں پھر دروازہ موجود تھا۔ شہزادہ پھر پہلے کی طرح دروازے سے اندر داخل ہوگیا۔ اندر جا کر

اس نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھل گیا اور ایک بار پھر وہ اس حسین ملکہ کے سامنے موجود تھا۔ ملکہ نے کہا۔

"ہاں......شہزادے اب بتاؤ کیا ہوا؟"

شہزادے نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ اسی طرح ملکہ نے پھر نیل کنٹھوں کو حکم دیا اور نیل کنٹھ فضا میں اڑ گئے۔ کچھ دیر بعد وہ ایک سنہری ڈبیہ لے کر واپس آئے۔ اس میں سے ملکہ نے ایک نہایت خوبصورت انگوٹھی نکالی اور یہ کہتے ہوئے انگوٹھی شہزادے کے حوالے کر دی کہ اس سے حسین انگوٹھی دنیا میں کہیں نہیں ملے گی۔ اس نے ملکہ سے انگوٹھی لی اور واپس باغ میں پہنچا تو پہلے کی طرح باغ کا دروازہ غائب ہو گیا۔

پندرھویں دن شہزادے اپنی اپنی انگوٹھیاں لے کر دربار میں موجود تھے۔ تینوں انگوٹھیاں دیکھی گئیں اور اس بار بھی چھوٹے شہزادے کی انگوٹھی سب سے خوبصورت مانی گئی۔

لیکن باقی دونوں شہزادوں نے ایک بار پھر کہا کہ انہیں بس ایک آخری موقع اور دے دیا جائے۔ شہزادہ پریشان تو ہوا تھا لیکن اس بار پھر

اجازت دے دی گئی اور اس کے بعد بادشاہ نے کہا۔

"مگر سنو! اس کے بعد تمہیں ایک ایک شہزادی بیاہ کر لانی ہوگی اور جس کی شہزادی سب سے حسین ہوگی وہی بادشاہ بنے گا۔ تینوں لڑکے چل پڑے گر وہی ہوا تیسرا کبوتر پھر اسی جگہ جا بیٹھا۔ اور اس نے کہا۔

"شہزادے محل جانے سے پہلی رات اسی جگہ آ جانا۔"

شہزادے نے اس بار بھی ایسا ہی کیا۔ دروازہ موجود تھا۔ اس لئے شہزادہ اندر اترنے لگا اس نے دستک دی تو دروازہ کھل گیا۔ ملکہ نے پھر مسکراتے ہوئے شہزادے کا خیر مقدم کیا۔ اور بولی۔

"ہاں...... بولو...... اب کیا بات ہے؟"

"اے ملکہ اس بار مجھے ایک حسین شہزادی سے شادی کرنی ہے۔ تاکہ مجھے بادشاہت مل جائے۔" ملکہ ہنسنے لگی پھر بولی۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ ہاں اگر تم پسند کرو تو میری نیل کنٹھ شہزادی سے شادی کر لو۔ ہوسکتا ہے وہ تمہارے بادشاہ کو پسند آ جائے۔"

شہزادہ کچھ نہیں سمجھ سکا لیکن اس نے کہا۔

"مہربان ملکہ آپ نے ہمیشہ ہر مرحلے پر میری مدد کی ہے۔

حالانکہ میں نہیں جانتا کہ نیل کنٹھ شہزادی کیسی ہوگی؟ لیکن مجھے آپ پر پورا پورا بھروسہ ہے آپ جیسا چاہیں۔" ملکہ نے گردن خم کی اور اس کے بعد خاموشی کے ساتھ کسی لڑکی کو پالکی میں بٹھا کر شہزادے کے ساتھ روانہ کر دیا۔ شہزادے نے ڈر کے مارے اپنی بیوی کی شکل تک نہیں دیکھی تھی کہ پتہ نہیں وہ شکل و صورت کی کیسی نکلے۔ لیکن جیسے ہی دربار میں باقی دونوں شہزادے اپنی اپنی بیویوں کو لے کر پہنچے تو پالکی سے نیل کنٹھ شہزادی کو باہر نکالا گیا اور جتنے لوگ وہاں موجود تھے وہ حیرت سے دنگ رہ گئے۔ چونکہ اتنی خوبصورت لڑکی انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ شہزادہ تو اسے دیکھ کر آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا تھا۔

وہ سوچ ہی نہیں سکتا تھا کہ بادشاہت کے ساتھ اسے اتنی حسین شہزادی بھی ملے گی کیونکہ اس کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ تمام درباریوں نے اس بات کی تصدیق کر دی اور آخرکار بادشاہ نے بڑی دھوم دھام سے ان دونوں کی شادی کی اور بادشاہت کا تاج چھوٹے شہزادے کے سر پر رکھ دیا گیا۔

(ختم شد)